

خطبہ (۲۰۰)

(۲۰) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

سیدۃ النساء حضرت فاطمہ سَلَامٌ عَلَيْهَا کے دفن کے موقع پر فرمایا
 یار رسول اللہ! آپ کو میری جانب سے اور آپ کے پڑوں میں
 اترنے والی اور آپ سے جلد ہونے والی آپ کی بیٹی کی طرف سے
 سلام ہو۔ یار رسول اللہ! آپ کی برگزیدہ (بیٹی کی رحلت) سے میرا
 صبر و شکیب جاتا رہا، میری ہمت تو انہی نے ساتھ چھوڑ دیا، لیکن آپ
 کی مفارقت کے حادثہ عظمی اور آپ کی رحلت کے صدمہ جانکاہ پر صبر
 کر لینے کے بعد مجھے اس مصیبت پر بھی صبر و شکیبائی ہی سے کام لینا
 پڑے گا، جبکہ میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو قبر کی لحد میں اتارا اور
 اس عالم میں آپ کی روح نے پرواز کی کہ آپ کا سر میری گردن اور
 سینے کے درمیان رکھا تھا۔

انا اللہ وانا الیہ راجعون، اب یہ امانت پلٹائی گئی، گروہی رکھی ہوئی
 چیز چھڑالی گئی، لیکن میرا غم بے پایا اور میری راتیں بے خواب رہیں
 گی، یہاں تک کہ خداوند عالم میرے لئے بھی اسی گھر کو منتخب کرے
 جس میں آپ رونق افروز ہیں۔

وہ وقت آگیا کہ آپ کی بیٹی آپ کو بتائیں کہ کس طرح آپ کی
 امت نے ان پر ظلم ڈھانے کیلئے ایکا کر لیا۔ آپ ان سے پورے
 طور پر پوچھیں اور تمام احوال و واردات دریافت کریں۔ یہ ساری
 مصیبیتیں ان پر بیت گئیں، حالانکہ آپ کو گزرے ہوئے کچھ زیادہ
 عرصہ نہیں ہوا تھا اور نہ آپ کے تذکروں سے زبانیں بند ہوئی تھیں۔

آپ دونوں پر میرا سلام رخصی ہو، نہ ایسا سلام جو کسی ملوں و
 دل تنگ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اب اگر میں (اس جگہ سے) پلٹ
 جاؤں تو اس لئے نہیں کہ آپ سے میرا دل بھر گیا ہے اور اگر کھڑھر ار ہوں

عِنْدَ دَفْنِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِّي،
 وَ عَنِ ابْنَتِكَ النَّازِلَةِ فِي جَوَارِكَ، وَ
 السَّرِيعَةِ الْحَاقِبِ إِلَيْكَ! قَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
 عَنْ صَفِيفَتِكَ صَدِيرِي، وَ رَقَّ عَنْهَا تَجْلِدِي،
 إِلَّا أَنَّ لِي فِي التَّاسِيِّ بِعَظِيمِ فُرْقَتِكَ،
 وَ فَادِحِ مُصِيبَتِكَ، مَوْضَعَ تَعَرِّ،
 فَلَقَدْ وَسَدْتُكَ فِي مَلْحُوذَةِ قَبْرِكَ،
 وَ فَاضَتْ بَيْنَ نَحْرِيْ وَ صَدْرِيْ
 نَفْسُكَ.

﴿إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾، فَلَقَدِ
 اسْتُرْجَحَتِ الْوَدِيْعَةُ، وَ أُخْدِتِ الرَّهِيْنَةُ! أَمَّا
 حُزْنِي فَسَرْمَدُ، وَ أَمَّا لَيْلِي فَمُسَهَّدُ، إِلَى أَنْ
 يَخْتَارَ اللَّهُ لِي دَارَكَ الْقَيْأَنَتِ بِهَا مُقِيمُ.
 وَ سَتْنَتِكَ ابْنَتُكَ بِنَضَافِ
 أُمَّتِكَ عَلَى هَضِيمَهَا، فَاحْفَهَا
 السُّؤَالَ، وَ اسْتَخْبِرْهَا الْحَالَ،
 هُذَا وَ لَمْ يَطْلِ الْعَهْدُ، وَ لَمْ يَخْلُ
 مِنْكَ الذِّكْرُ.

وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا سَلَامٌ مُوَدَّعٌ،
 لَا قَالٌ وَ لَا سَعِمٌ، فَإِنْ أَنْصَرِفْ
 فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ، وَ إِنْ أَقْمَ

فَلَا عَنْ سُوَءٍ فَلَنِّ يَبْهَا وَعَدَ اللَّهُ
تَوَسَّلَ النَّبِيُّ كَمِّ مِنْ اسْوَدَهُ سَبَقَهُ بَطْنُهُ
وَالْاَوْلُ سَكَيْنَهُ
الصَّابِرِينَ.

--☆☆--

-----☆☆-----

۶۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد امت محمدیہ نے بنت رسول ﷺ سے جو روایہ اختیار کیا وہ ابتدائی تکلیف دہ اور افسوسناک ہے۔ اگرچہ پیغمبر ﷺ کے اٹھ جانے کے بعد جناب سیدہ ﷺ چند ماہ سے زیادہ اس دنیا میں نہیں رہیں، مگر قبیل عرصہ بھی رنج و انزوہ کی ایک طویل داشان اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں جو پہلا منظر سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ پیغمبر ﷺ کی تجھیز و تکفین کا سروسامان بھی نہیں ہونے پاتا کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جنگ اقتدار شروع ہو جاتی ہے۔ فطری طور پر ان لوگوں کا نعش پیغمبر کو چھوڑ کر چلے جانا سیدہ ﷺ کے غم رسیدہ دل پر اثر انداز ہوا ہوا کہ زندگی میں پیمان و فاویجت باندھنے والے ان کی اکلوتی بیٹی کی تسلی و تکین کا سامان کرنے کے بجائے اپنے اقتدار کی فکر میں اس طرح کھو گئے کہ ندیہ پتہ چلا کہ کب پیغمبر ﷺ کو غسل دیا گیا؟ اور کب دن کیا گیا؟ اور تعزیت کی بھی تو اس صورت سے کہ پوری شعلہ سامانیوں کے ساتھ ان کے گھر پر بحوم کر کے آدمکے اور خلم و جبرا اور درشتی و تشدید کے مظاہروں کے ساتھ بھیر بیعت لینے کے درپے ہو گئے۔ یہ تمام قہر سامانیاں صرف اس لئے تھیں کہ اس گھر کی عظمت کو غاک میں ملا کر رکھ دیا جائے تاکہ کسی موقع پر یہ اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل نہ کر سکے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر صدیقۃؓ بھری ﷺ کی اقتصادی حالت کو پامال کرنے کیلئے ان کے دعوائے فدک و کذب بیانی پر محروم کر کے انہیں محروم کر دیا گیا، جس سے متاثر ہو کر سیدہ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی کہ ان میں کوئی مشایعت جنازہ تک نہ کرے۔

☆☆☆☆☆